Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۵

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۲۲ ذوالقعدہ ۱۳۹۲ھ - ۲۸ صلح ۱۳۵۲ہش - ۲۸ جنوری ۱۹۷۳ء	نمبر ۲۲

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھائی، دور و نزدیک سے آنے والے ہزارہا احباب شامل ہوئے

مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین آج عمل میں آئے گی۔

ربوہ ۲۷ صلح۔ کل ۲۶ صلح (۲۶ جنوری ۱۹۷۳ء) بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مقبرہ بہشتی کے وسیع و عریض میدان میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں ربوہ اور بیرونجات کی احمدی جماعتوں سے آنے والے احباب ہزارہا کی تعداد میں اور غیر معمولی طور پہ کثرت سے شامل ہوئے۔
نماز جنازہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق یہ اعلان کیا گیا کہ چونکہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے محترم مرزا خورشید احمد صاحب ایم اے (جو حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد عنقریب واپس تشریف لا رہے ہیں) کی آمد کا انتظار رہے اس لئے تدفین کل عمل میں آئے گی۔ چنانچہ نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد آپ کا جنازہ واپس آپکی کوٹھی پہ لے جایا گیا۔

جیسا کہ کل یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ۲۵ اور ۲۶ جنوری کی درمیانی شب کو ساڑھے دس بجے انتقال فرما گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جونہی یہ افسوسناک اطلاع اہل ربوہ تک پہنچی وہ کثرت کے ساتھ آپکی کوٹھی واقع محلہ دارالصدر میں تعزیت کے لئے آنے لگے۔ ٹیلیفون اور تار کے ذریعہ متعدد بیرونی جماعتوں کو بھی اطلاع کر دی گئی تھی چنانچہ اگلے روز نماز جمعہ سے قبل بیرونجات سے بھی مثلاً سیالکوٹ، سرگودھا۔ لائل پور۔ جھنگ۔ شیخوپورہ، لاہور، راولپنڈی اور دیگر کئی مقامات سے احباب ربوہ پہنچ گئے۔

۲۶ جنوری کی صبح سے لیکر تیسرے پہر تک حضرت میاں صاحبؓ کے چہرہ کی آخری زیارت کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ ہزارہا کی تعداد میں مردوں اور عورتوں نے آپ کے چہرہ کی زیارت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ تو بیماری کے دوران بھی اور پھر وفات کی اطلاع ملنے پر بھی حضرت میاں صاحبؓ کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ ۲۶ جنوری کو بھی حضور بعد نماز جمعہ وہاں تشریف لے گئے۔

چار بجے شام کو حضرت میاں صاحبؓ کا جنازہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد کوٹھی کے اندرونی حصے سے اٹھا کر بیرونی حصے میں لائے جہاں تابوت کو ایک ایسی چارپائی پر رکھا گیا جس کے ساتھ لمبے لمبے بانس لگے ہوئے تھے تاکہ ہزاروں احباب کو کندھا دینے میں آسانی رہے۔ بیرونی سڑک پر ہزارہا کی تعداد میں احباب کھڑے تھے۔ خدام الاحمدیہ کے اراکین اور جامعہ احمدیہ کے طلباء نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لئے ڈیوٹیوں پہ متعین تھے۔ یہاں سے جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا جہاں پر ہزارہا احباب صفوں میں کھڑے تھے۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام موجود تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر پہلے کچھ عرصہ انتظار فرمایا۔ تاکہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں نماز جنازہ میں شامل ہو سکیں۔ چار بجکر ۳۵ منٹ پر حضور ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد حضور نے بیرونجات سے تشریف لانے والے احباب کو اجازت مرحمت فرمائی کہ اگر وہ کل تک نہیں رک سکتے تو واپس جا سکتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۷ صلح۔ کل ۲۶ صلح بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے قرآن مجید کی رو سے یہ بتایا کہ ہر قسم کی زندگی اور موت خدا تعالیٰ کے ہی اختیار میں ہے۔ وُہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور پھر موت کے چشمہ سے زندگی کے سوتے جاری کر دیتا ہے۔ حضور نے حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ اعلیٰ صفات کے حامل تھے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے والد سے بھی پہلے احمدیت قبول کرنے کی اور پھر لمبا عرصہ سلسلہ کی بے لوث خدمت کی توفیق بخشی اور پھر انکے بیٹوں کے ذریعہ جو واقف زندگی ہیں ان کی رُوحانی زندگی کو جاری رکھا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ ہر مومن کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ اس کی روحانی زندگی اس کی اولاد کے ذریعے قائم رہے اور اس طرح اس کی موت کے چشمہ سے بھی زندگی کے سوتے ہمیشہ پھوٹتے رہیں۔

حضور نے ربوہ میں درختوں کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ درخت لگانے کے آئندہ موسم میں جو فروری میں شروع ہوگا۔ ربوہ میں اتنے درخت لگائے جائیں اور پھر انکی اس طرح حفاظت کی جائے کہ یہ درختوں اور باغوں کا شہر بن جائے جس میں ہر طرف زندگی ہی زندگی نظر آئے۔

آخر میں حضور نے اخبارات میں شائع ہونیوالی اس دُکھ دِہ خبر کا ذکر فرمایا کہ پنجاب اسمبلی میں ایک ایسا مسودہ قانون پیش کیا جا رہا ہے جس میں آیات قرآنی کو بے حرمتی سے بچانے کیلئے یہ کہا گیا ہے کہ ملک میں شائع ہونے والے کسی اخبار، رسالہ یا دُوسری مطبوعات میں قرآن مجید کی آیات شائع نہ کی جائیں۔ بلکہ صرف ترجمہ ہی دیا جائے۔

حضور نے مختلف پہلوؤں سے اس تجویز کی مضرت کو ظاہر کرتے ہوئے بتایا کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ کل کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بلکہ خود اللہ تعالیٰ کا نام شائع کرنے کی بھی ممانعت کر دی جائیگی۔ تاکہ کہیں ان کی بے حرمتی نہ ہو۔ حضور نے فرمایا۔ اگر یہ اخباری اطلاع درست ہے۔ تو اس تجویز کے محرک کو خود یہ تجویز فوراً واپس لے لینی چاہیئے کیونکہ اس کا پیش کرنا بھی قرآن مجید کی بے عزتی کے مترادف ہے۔ قرآن تو ہم مسلمانوں کی روح، زندگی اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ یہ کس طرح گوارا کر سکتا ہے کہ اس کی آیات کی اشاعت پر پابندی لگا دی جائے اور صرف آیات کے ترجمہ کو رواج دینے کی کوشش کی جائے۔

پبلشر:- مسعود احمد؛ پرنٹر:- سید عبدالحی؛ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ صلح ۱۳۵۲ ہش

دِلوں پر اثر اندازی اور اسکی بنیادی اہمیت

یہ ایک حقیقت ہے کہ دلائل و براہین کی اپیل صرف عقل تک ہی محدود ہوتی ہے۔ بسا اوقات دیکھنے میں آتا ہے کہ مخاطب کی عقل دلائل و براہین کے آگے عاجز آکر ان میں بیان کردہ صداقت کی قائل ہو جاتی ہے لیکن پھر بھی وہ حق کو قبول کرنے سے محروم ہی رہتا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے شخص کا دل رُوحانی طور پر مریض ہوتا ہے۔ عقل جس صداقت کو تسلیم کرلیتی ہے دل اسے ماننے سے انکار کر دیتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا (الاعراف آیت ۱۸) یعنی ان کے دل تو ہیں لیکن ان کے ذریعہ سے وہ سمجھتے نہیں۔ اِسی لئے ضروری ہوتا ہے کہ جن لوگوں تک دلائل و براہین کے ذریعہ حق پہنچایا جائے ان کے دل بھی بدلے جائیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح فرمایا ہے۔ دِلوں کو بدلنے اور دلوں پر فتح پانے والا دل ہی ہوتا ہے۔ مُراد یہ کہ دوسروں تک پیغامِ حق پہنچانے والا صرف دلائل و براہین سے ہی واقف اور ان سے کام لینے والا نہ ہو بلکہ ضروری ہے کہ خود اُس کا قلب اتنا پاک اور مطہر ہو کہ دوسروں کے دلوں پر اثر انداز ہوسکے اور ان کی حالت کو بدل سکے۔ جب تک دل نہیں بدلتا حق و صداقت دل میں گھر نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات دلائل قائل کر دینے کے باوجود بے اثر رہتے ہیں۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حق و صداقت کو دُنیا میں پھیلانے کے لئے دلائل و براہین اور قلب مطہر دونوں پر زور دیا ہے یعنی یہ کہ جو شخص حق و صداقت کو دنیا میں پھیلا کر عنداللہ سرخرو ہونا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ علم دین حاصل کرکے دلائل و براہین سے پوری واقفیت حاصل کرے اور پھر خود حق و صداقت پر عمل پیرا ہوکر تزکیۂ نفس اور تطہیر قلب کی دولت سے مالا مال ہو تاکہ وہ دلائل و براہین کی مدد سے عقلوں ہی کو قائل کرنے والا نہ ہو بلکہ براہ راست دلوں پر بھی اثر انداز ہوسکے۔ اِس کے بغیر نہ بات دل سے نکلتی ہے اور نہ دلوں میں اُترتی ہے۔ جب تک بات دل سے نہ نکلے اور دلوں میں نہ اُترے حق غالب نہیں آسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کو دُنیا بھر میں پھیلانے کے لئے ایسے بے نفس اور عالم باعمل مبلغین اور مبشرین اسلام کی ضرورت پر زور دیا کہ جو دلائل و براہین کے ساتھ ساتھ تسخیر قلوب کی اہلیت سے پوری طرح متصف ہوں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے فرمایا :۔

"ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کرکے دکھانے والے ہوں۔ علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں۔ ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبّر سے بکلّی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہ کر یا کم از کم ہماری کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو۔ البتہ شیخ غلام احمد اِس کام کے واسطے اچھا آدمی معلوم ہوا ہے۔ اِس کے کلام میں بھی تاثیر ہے اور اخلاص و محبت سے اُس نے اپنے اوپر اس شدّت گرمی میں اتنا وسیع دورہ کرنے کا بوجھ اُٹھایا ہے۔ کچھ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ لوگ اِس کا کلام سُننے کے واسطے جمع بھی ہو ہی جاتے ہیں۔ ....

تبلیغ سلسلہ کے واسطے ایسے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اِس راہ میں وقف کر دیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ بھی اشاعتِ اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔ یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہؓ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۴۴۱، ۴۴۲)

پس حق و صداقت کی اشاعت اور اس کے غلبہ کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ ایک علم دین اور دلائل و براہین سے پوری پوری واقفیت دوسرے قلبِ مطہر۔ جب یہ دونوں باتیں جمع ہو جاتی ہیں تو حق دُنیا میں پھیلتا اور غالب آتا چلا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اِسی غرض کے لئے دنیا میں مبعوث ہوئے تھے کہ آپ ایسے پاکباز انسانوں کی جماعت قائم کر دکھائیں جو ان ہر دو اوصاف سے پوری طرح متصف ہوں تا ان کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجہ میں اسلام دنیا میں پھیلتا اور غالب آتا چلا جائے۔ آپ نے بتائید و توفیقِ الٰہی ایسے پاکباز اور متقی انسانوں کی جماعت قائم کر دکھائی اور آج اسی جماعت کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجہ میں اسلام مشرق و مغرب میں پھیل رہا ہے اور غلبۂ اسلام کے آثار نمایاں سے نمایاں ہوتے جا رہے ہیں۔

احمدی ہونے کی حیثیت میں دلائل و براہین سے پوری طرح واقفیت اور قلبِ مطہر ہماری سب سے زیادہ قیمتی متاع ہے۔ اپنی اِس متاعِ بیش بہا کی حفاظت کرنا اور نسلاً بعد نسلٍ کرتے چلے جانا ہماری ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی ذمہ داری ہے۔ اِس ذمہ داری کو کما حقہ، ادا کرنے کے ساتھ ہی اشاعت و غلبۂ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں ہماری کامیابی اور عنداللہ ہماری سُرخروئی مضمر ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ہماری یہ ذمہ داری اور یہ فرض پوری مستعدی اور عزم و ہمت کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا ہمارے ذریعہ اسلام جلد از جلد دنیا میں غالب آئے اور ہم عنداللہ سُرخرو اور فائز المرام ٹھہریں۔ آمین ثم آمین۔

رباعیات

مجبور نہیں، بندۂ مختار ہے تُو
کونین میں کونین کا سالار ہے تُو
کم مایہ نہ جان اپنی متاعِ ہستی،
صنّاعِ سمٰوات کا شہکار ہے تُو

آتی ہے نظرِ خاک پہ گو اُس کی جبیں
پیشانیٔ مومن ہے سرِ عرشِ بریں
جو شخص سمجھتا ہے اُسے پیکرِ خاک
مومن کے مقامات سے آگاہ نہیں

تُو بندۂ مختار ہے مجبور نہیں
تُو خاکِ درخشندہ ہے بے نُور نہیں
ابلیس کی نسبت ہے خُدا تجھ سے قریب
تُو عرشِ معلّے سے بہت دُور نہیں

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم —— مکی زندگی میں تبلیغ

تقریر مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد بر موقعہ جلسہ سالانہ

تبلیغی سفر اور شجاعت کا اظہار

اپنا پروگرام کے ماتحت بموجب حکم الٰہی
لِتُنذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا

آپ توحید کا پیغام پہنچانے کے لئے طائف کی بستی میں جو مکہ سے جنوب مشرق میں چالیس میل کے فاصلہ پر تھی تشریف لے گئے یہ ایک مشہور بستی تھی اور یہاں قبیلہ بنو ثقیف کے بڑے بڑے صاحب اثر اور دولتمند اشخاص رہتے تھے۔ وہاں پہنچکر آپ نے شہر کے لوگوں کو دعوت اسلام دی۔ تو انہوں نے استہزاء سے کام لیا اور شہر کے آوارہ آدمی آپ کے پیچھے لگا دئے۔ وہ شور کرتے ہوئے آپ کے پیچھے ہو لئے اور آپ پر بے حد پتھر برسائے جن سے آپ کا سارا بدن لہولہان ہو گیا۔ ایک موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں طائف سے تین میل تک بھاگتا گیا اور مجھے کچھ معلوم نہ تھا کہ کہاں سے آیا ہوں اور کدھر جاتا ہوں۔ طائف سے تین میل کے فاصلہ پر عتبہ بن ربیعہ کا باغ تھا یہ مکہ کا رئیس تھا۔ آپ نے وہاں آکر پناہ لی عتبہ اور شیبہ جو اتفاقاً اس وقت باغ میں تھے انہوں نے اپنے ایک عیسائی ملازم کے ہاتھ کچھ انگور آپ کے پاس بھجوائے آپ نے انگور لے کر اس سے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو اور کس مذہب کے پابند ہو اس نے کہا کہ میں عیسائی ہوں اور نینوا کا رہنے والا ہوں آپ نے فرمایا کہ کیا وہی نینوا جو خدا کے صالح بندے یونس بن متی کا مسکن تھا۔ اس نے کہا کہ آپ کو یونس کا حال کیسے معلوم ہوا؟ آپ نے فرمایا وہ میرا بھائی تھا کیونکہ وہ بھی اللہ کا رسول تھا اور میں بھی اللہ کا رسول ہوں۔ اس کے بعد آپ نے اسے دیر تک تبلیغ کی جس کا اس پر اتنا اثر ہوا کہ جوش اخلاص سے اس نے آپ کے ہاتھ چوم لئے اس کا نام عداس تھا۔ یہ سب نظارہ عتبہ اور شیبہ بھی دیکھ رہے تھے چنانچہ جب یہ ملازم واپس آگیا تو انہوں نے کہا کہ تم کو انگور دینے کے لئے بھیجا تھا۔ تم نے کیا کیا کہ اس کے ہاتھ چومنے لگ گئے۔ عداس نے جواب دیا کہ میں نے اس شخص کی تعظیم اسلئے کی کہ آج روئے زمین پر ایک آدمی بھی اس کی مانند نہیں یہ خدا کا نبی ہے اور یونس بن متی کا بھائی۔ عتبہ یہ سنکر سخت ناراض ہوا اور کہا کہ یہ نبی نہیں اور نہ نبی کا بھائی ہے اس کے دین سے تیرا دین ہزار درجہ بہتر ہے۔ یاد رکھو اگر تو نے اس کی پیروی کی تو یہ تجھے دین و دنیا سے کھو دے گا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حالت سفر طائف کی وجہ سے سخت مضطر تھی۔ جسم لہولہان تھا نہ کوئی ہمدرد تھا نہ کوئی غمگسار۔ جسم کے ہر حصہ پر چوٹیں لگی ہوئی تھیں خون بہہ رہا تھا اور یہ سب ایذائیں صرف اس قصور پر دی گئی تھیں کہ آپ نے اہل طائف کو خدائے واحد کا پیغام پہنچایا۔ آہ کتنا کٹھن اور مشکل تھا خدا کے رسول کا کام۔ اسی پریشانی کی حالت میں بے اختیار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دونوں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کی کہ

اے میرے پروردگار میں اپنی قوت کے ضعف اپنی تدبیر کی کوتاہی اور مخلوق کی نگاہوں میں میری جو ذلت ہو رہی ہے اس کی شکایت تیرے حضور میں کرتا ہوں اے ارحم الراحمین تو کمزوروں کا مددگار اور میرا رب ہے میرے اللہ تو مجھے کس کے سپرد کر رہا ہے۔ کیا ان سخت گیر اجنبیوں کے اور ان دشمنوں اور مخالفوں کے اے میرے خدا اگر تو مجھ سے ناراض نہیں تب مجھے ان مخالفتوں اور تکلیفوں کی پرواہ نہیں۔ تیری مہربانی کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ میں تیرے اس نور کا واسطہ دے کر جس سے تمام تاریکیاں روشن ہو جاتی ہیں اور جس پر تمام دنیا اور آخرت کی کامیابی کا دارومدار ہے اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھ سے ناراض ہو یا تیرا غضب مجھ پر بھڑکے۔ تجھے میری ذات پر ہر قسم کا اختیار ہے اور تمام طاقتوں کا تو ہی مالک ہے۔

سر ولیم میور لکھتا ہے:-

"محمد کا سفر طائف میں عظمت و شجاعت کا رنگ نہایت نمایاں طور پر صاف ہے ایک تنہا اور اکیلا شخص جسے اس کی اپنی قوم نے نہایت حقارت کے ساتھ دیکھا اور اس سے منہ پھیر لیا مگر وہ اس ناکامی سے نہ گھبرایا اور نہ ہمت ہاری بلکہ بڑی بہادری کے ساتھ اپنے شہر سے نکل بالکل اسی طرح جس طرح یونس نبی نینوا کو گیا تھا محمد بھی ایک خالص بت پرستوں کے شہر میں جا کر اسکے باشندوں کو خدا کی طرف بلاتا اور ان کو توحید کا وعظ سناتا ہے وہ بڑی آزادی اور پوری دلیری کے ساتھ لوگوں کو اس امر کی تلقین کرتا ہے کہ خدائے واحد کی پرستش کرو اور بتوں کو چھوڑ دو۔ اس عجیب واقعہ میں اس امر پر کافی روشنی پڑتی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے دعویٰ کی سچائی پر کس قدر پختہ یقین تھا۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو جنگ احد والے دن سے بھی زیادہ کبھی تکلیف پہنچی ہے تو آپ نے فرمایا اے عائشہ تیری قوم کی طرف سے مجھے بہت سخت گھڑیاں دیکھنی پڑی ہیں اور آپ نے سفر طائف کے حالات سنائے اور فرمایا کہ اس سفر سے واپسی پر پہاڑوں کا فرشتہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اگر ارشاد ہو تو میں مکہ کے دونوں پہاڑ ان لوگوں پہ پیوست کر کے ان کو ختم کر دوں آپ نے فرمایا نہیں۔ نہیں مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں میں سے وہ لوگ پیدا کر دے گا۔ جو خدا کی پرستش کرینگے یہ رحمۃ للعالمین کی سیرت کا ایک اور نمایاں پہلو ہے۔

تبلیغ میں بے نفسی

امر تبلیغ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ایک عظیم الشان پہلو آپ کی مکی زندگی میں قرآن کریم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ آپ اپنی ذات کے لئے لوگوں سے کسی چیز کے طالب نہیں تھے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَمْ تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔
(سورۃ مومنون آیت ۷۳)

یعنی تو ان سے کچھ مانگتا تو نہیں کہ ان پر تیری تعلیم کا ماننا گراں گزرتا ہے اگر تو ان سے اپنی ذات کے لئے کچھ مانگتا تو کوئی بات بھی تھی مگر تیرا بوجھ تو سارا تیرے رب نے اٹھایا ہوا ہے اور اس کا بوجھ اٹھانا اور رزق دینا سب سے بہتر چیز ہے۔ پھر یہ کیا اتنا بڑا نشان دیکھنے کے بعد بھی تیری صداقت کو تسلیم نہیں کرتے۔ کفار کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہو سکتی ہے کہ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ شاید محمد رسول اللہ اپنی ذاتی وجاہت اور برتری کے حصول کے لئے ہمیں برا بھلا کہتے ہیں۔ حالانکہ اگر آپ ذاتی برتری کے خیال سے جدوجہد کرتے ہوتے تو مکہ والوں سے کبھی تو کچھ مانگتے۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تو یہ کیفیت تھی کہ خود مکہ والوں نے آپ کو پیغام بھجوایا۔ کہ اگر آپ حکومت چاہتے ہیں اور سرداری پسند کرتے ہیں تو ہم سب آپ کو اپنا سردار ماننے کے لئے تیار ہیں۔ اگر دولت کی خواہش ہے۔ تو ہم اپنی دولت جمع کر کے آپ کو دینے کے لئے تیار ہیں کہ سارے عرب میں آپ سے بڑھکر کوئی دولتمند نہ ہو اور اگر کسی حسین اور خوبصورت لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو ہم سب سے اعلیٰ اور معزز گھرانے کی حسین ترین لڑکی سے آپ کا عقد کرا دیتے ہیں اور اس کے بدلہ میں ہم آپ سے صرف اس بات کی خواہش کرتے ہیں کہ آپ ہمارے بتوں کو برا بھلا نہ کہیں لیکن آپ نے ان کی پیشکش کو قبول نہ کیا اس واقعہ سے مکہ والے سمجھ سکتے تھے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے اپنی ذات کے لئے کوئی مطالبہ نہیں کر رہے بلکہ جو کچھ کہہ رہے ہیں خود ان کی اصلاح اور ترقی کے لئے کہہ رہے ہیں پھر وہ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان نشان کو بھی دیکھ سکتے تھے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے اور بے یار و مددگار تھے کوئی ان کا ہمنوا نہ تھا۔ کوئی ان کو دشمنوں کے حملوں سے بچانے والا نہ تھا مگر جونہی خدا کی آواز ان کی زبانی سے بلند ہوئی اس نے سعید لوگوں کے دلوں میں ارتعاش پیدا کرنا شروع کیا ان کی طبائع پر ملائکہ کا نزول شروع ہو گیا ان کے دلوں میں اسلام کی رغبت و محبت پیدا ہوئی اور ہر قسم کی قربانی کرنے والے آپ کے گرد جمع ہونا شروع ہو گئے اور وہ خدا جو خیر الرازقین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا۔ اُس نے دولت کو آپ کے قدموں میں لا ڈالا۔ یہ خدائے قادر کا ایک زبردست نشان تھا۔ آپ کی سیرت کا یہ پہلو ظاہر کرتا ہے کہ جو شخص بے نفس ہو کر پیغام حق کی تبلیغ کرتا ہے خدا خود اس کا کفیل بن جاتا ہے اور اس کی آواز کو قبولیت کا شرف عطا کرتا ہے۔

ہدایت انسانی کیلئے بے نظیر تڑپ

آں ترحم ہا کہ خلق از وے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے

مکی زندگی میں توحید الٰہی اور اپنی رسالت کی تبلیغ کے لیے جس قدر ذرائع ممکن ہو سکتے تھے آپ نے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا یہ امر آپ کی تبلیغ میں انتہائی دلچسپی اور بنی نوع انسان کی ہدایت و اصلاح کے لیے انتہائی قلبی تڑپ پر دلالت کرتا ہے اور یہ تڑپ مادرانہ عطوفت کی مانند تھا۔

قوم کی ہدایت و رہنمائی کے لیے آپ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اس تڑپ سے دعا میں کرتے تھے کہ خدا کو یہ کہنا پڑا لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین کہ شاید تو اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالے گا اس فکر میں کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ جب تک مبلغ کے دل میں ایسی تڑپ نہ ہو اور اس کی دعاؤں میں ایسا سوز و گداز نہ ہو وہ میدان تبلیغ میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ نیم شبانہ آہ و زاری کا ہی اثر ہے کہ بالآخر سارا عرب مسلمان ہو گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی
ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا
کہ لاکھوں مردے تھوڑے
دنوں میں زندہ ہو گئے اور
پشتوں کے بگڑے ہوئے
الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں
کے اندھے بینا ہو گئے اور
گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف
جاری ہوئے اور دنیا میں ایک
دفعہ ایک انقلاب پیدا ہوا
کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ
نے دیکھا اور نہ کسی کان نے
سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا
تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی
اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں
جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا
اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں
جو اس امی بیکس سے محالات
کی طرح نظر آتی تھیں۔"
(برکات الدعا ص)

تبلیغی دورے

مکہ اور طائف کے لوگوں نے جب توحید الٰہی کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو آپ ہرگز مایوس نہ ہوئے بلکہ آپ کو یہ یقین تھا کہ یہ آج نہیں مانتے تو کل مانیں گے۔ اور اگر انہوں نے نہ مانا تو ان کی نسل اسلام کو قبول کرے گی چنانچہ فتح مکہ کے بعد جو لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے وہ انہی تبلیغی دوروں کا اثر تھا۔ جو آپ مکی زندگی میں بجا لاتے چنانچہ حج کے دنوں میں جب کہ اطراف و جوانب سے عرب کے قبائل مکہ میں جمع ہوتے تو آپ ان کی قیام گاہوں کا دورہ فرماتے اور خالق کونین کا پیغام پہنچاتے ایک دفعہ آپ منیٰ کے میدان میں دورہ کر رہے تھے کہ آپ نے یثرب کے لوگوں کو دیکھا آپ کو معلوم ہوا کہ یہ خزرج قبیلہ کے لوگ ہیں آپ نے کہا کیا آپ لوگ تھوڑی دیر کے لیے میری بات سن لیں گے۔ وہ تیار ہو گئے آپ نے انہیں بتایا کہ خدا کی بادشاہت قریب آ رہی ہے بتوں کی پرستش مٹا دی جائے گی۔ خدا نے مجھے توحید کے قیام کے لیے پیغمبر بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کی نیک اور پیاری باتوں کو سن کر ان پر ایسا اثر ہوا کہ چھ افراد نے اسلام کو قبول کر لیا پھر انہوں نے یثرب جا کر اسلام کی اشاعت شروع کر دی اور دوسرے سال بارہ آدمی آئے اور انہوں نے آپ کی بیعت کی آپ کے یہ تبلیغی دورے نہایت کامیاب رہے اور مدینہ منورہ میں بلکہ سارے عرب میں توحید و رسالت کی تبلیغ کے لئے بنیاد رہے۔

اسلام کا پہلا مبلغ

مدینہ کے لوگوں کی درخواست پر آپ نے مصعب بن عمیر کو بطور مبلغ بھجوایا یہ اسلام کے پہلے مبلغ تھے انہوں نے مدینہ میں پہنچ کر اسلام کی شب و روز تبلیغ کی ۱۳ نبوی میں ۷۰ افراد مدینہ سے آئے اور حضور کی بیعت کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضور کو مدینہ لے جانے کی درخواست پیش کی اور یہ وعدہ کیا کہ ہم اپنی جانوں پر کھیل کر بھی آپ کی حفاظت کریں گے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وفد کی ملاقات کے بعد بھی مکہ میں اپنی تبلیغی مساعی جاری رکھیں یہاں تک کہ مکہ والوں کی دشمنی انتہا کو پہنچ گئی۔ اور انہوں نے آپ کے قتل کا منصوبہ بنایا کہ ہر قبیلہ میں سے ایک نوجوان تلواریں لے کر نکل آئے اور سب مل کر آپ کو قتل کر دیں۔ اس طرح بنو عبد مناف سب قبائل کا مقابلہ نہ کر سکیں گے اللہ تعالیٰ اس منصوبہ کا ذکر یوں فرماتا ہے

اِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
لیثبتوک او یقتلوک
او یخرجوک ویمکرون
ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین

اس وقت کو یاد کرو جب کافر تمہارے متعلق یہ تدبیر کر رہے تھے کہ تجھے قید کر دیں یا تجھے قتل کر دیں یا تجھے جلا وطن کر دیں۔ وہ بھی تدبیر کر رہے تھے اور اللہ بھی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ تدبیر کرنے والوں میں بہتر ہے۔

انہوں نے قتل کا منصوبہ بنایا اور خدا نے آپ کی ہجرت کا فیصلہ فرمایا کفار اپنی تدبیر میں ناکام ہوئے انہوں نے آپ کے قتل کے لیے آپ کے گھر کا محاصرہ کیا لیکن آپ نے خدا کے حکم کے ماتحت حضرت ابوبکر کو ہمراہ لیا اور مدینہ کی راہ لی اور مکہ سے تین چار میل کے فاصلہ پر غار ثور میں پناہ لی۔ جب کفار کو آپ کے چلے جانے کا پتہ چلا تو وہ غصہ سے بھر گئے اور یہ اعلان کیا کہ جو آپ کو گرفتار کر کے لائے گا اسے سو اونٹ انعام دیئے جائیں گے عرب کے کھوجیوں کی مدد سے بعض لوگ غار ثور کے منہ تک پہنچ گئے مگر راتوں رات غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تن دیا اور یہ بھی الٰہی نصرت تھا کیونکہ جب ایک شخص نے ان سے کہا کہ محمد کے پاؤں اس سے آگے نہیں جاتے کہیں غار میں چھپے ہوئے نہ ہوں تو انہیں میں سے ایک نے کہا اگر وہ اس غار میں داخل ہوتے تو یہ جالا ٹوٹ جاتا اس پر سب کی توجہ غار سے ہٹ گئی۔ حضرت ابوبکر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ دشمن سر پر آ پہنچا ہے تو آپ نے فرمایا

لاتحزن ان اللہ معنا

ابوبکر گھبراؤ نہیں خدا ہمارے ساتھ ہے

یہ بات آپ کی سیرت کے اس پہلو پر نمایاں دلیل ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ اور یقین تھا۔

انہیں تعاقب کرنے والوں میں ایک سراقہ بھی تھے جو بعد میں مسلمان ہو گئے انہوں نے بتایا کہ جب میں حضور کے تعاقب میں گھوڑا دوڑا رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر تو مجھے مڑ مڑ کر دیکھتے تھے لیکن آنحضرتؐ نے ایک بار بھی نہیں دیکھا میرے گھوڑے کو ٹھوکر لگی وہ گر پڑا میں نے فال نکالی تو وہ خلاف نکلی۔ میں ہمت کر کے پھر دوڑا اور آنحضرتؐ کے بالکل قریب پہنچ گیا آپ کے قرآن پڑھنے کی آواز بھی سنی لیکن میرے گھوڑے کو پھر ٹھوکر لگی اور میں گر پڑا میں نے پھر فال نکالی تو میری منشاء کے خلاف نکلی۔ میں نے آپ کے قتل کا ارادہ ترک کر دیا اور امان کا طالب ہوا۔ آپ نے امان دی۔ اور فرمایا سراقہ اس وقت تیرا کیا حال ہو گا جب تیرے ہاتھ میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔ سراقہ نے حیرت سے پوچھا کسریٰ بن ہرمز شہنشاہ ایران۔ سراقہ نے اپنے ننگے ہاتھ آگے بڑھائے اور پوچھا کہ کیا ان ہاتھوں میں آپ نے فرمایا ہاں ان ہاتھوں میں۔

یہ غلبہ اسلام کی کس قدر عظیم الشان پیشگوئی تھی جس میں کسریٰ کی حکومت مسلمانوں کو دیئے جانے کی بشارت تھی نیز یہ پیشگوئی بھی تھی کہ سراقہ اس وقت تک زندہ رہے گا۔ جب مسلمان ایران کے حکمران بن جائیں گے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب ایران فتح ہوا تو آپ نے سراقہ کو کسریٰ کے کنگن پہنائے تو ساری فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ آپ (۳) تین روز اس غار میں مقیم رہے اور آٹھ دن بعد یثرب پہنچے آپ نے یثرب کا نام بدل کر مدینہ رکھا۔

تبلیغ میں فتنہ کی راہ سے اجتناب

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

واما ینزغنک من الشیطان
نزغ فاستعذ باللہ۔"

یعنی مخالفین کی طرف سے فریضہ تبلیغی کی ادائیگی میں فتنہ کا طریق اختیار کیا جائے تو تجھے چاہیئے کہ وہ طریق اختیار نہ کر جس سے فتنہ پیدا ہوتا ہو۔ ایسی صورت میں تجھے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ سے پناہ مانگے وہ تجھے اس فتنہ سے بچائے گا۔ آنحضرتؐ فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں اسی الٰہی ہدایت کو ہمیشہ مدنظر رکھتے اور جب آپ فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں مصروف رہتے آپ کو گالیاں دے کر مشتعل کیا جاتا لیکن آپ ایسی صورت اختیار فرماتے کہ جس سے فتنہ کی راہ مسدود ہو جاتی حضور فرماتے ہیں:

"گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار"

حضرات! اسلام کا آب حیات جو چاروں طرف سے بند ہونے کی وجہ سے اب تک اپنے ہی کناروں سے ٹکرا ٹکرا کر رہ جاتا تھا۔ بڑے زور سے بہہ نکلا۔ اور پھر وہ بہت پھیلا گیا اور اکناف عالم کو اس نے سیراب کیا۔

افسوس مسلمانوں کی غفلت کی وجہ سے اسلام کی اشاعت کا کام بند ہو گیا۔ وہ خدا جس کا یہ پروگرام تھا کہ اس کا رسول ساری دنیا میں مقبول ہو اس نے اسلام کی عالمگیر اشاعت کی پھر از سر نو بنیاد ڈالی اور آپ کے خادم عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ اسلام جماعت احمدیہ کے سپرد ہے ہم ملکی دور سے گزر رہے ہیں۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم تبلیغ کی راہ میں آپ کے اسوہ حسنہ کو اپنائیں اور اس راہ میں اپنا سب کچھ قربان کردیں تا سہ

بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نور نبوت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکم محمد جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

ماہ فروری کے لئے مطالعہ کی کتاب

ماہ فروری ۱۹۷۳ء کے لئے "کشتی نوح" برائے مطالعہ مقرر کی گئی ہے۔ جملہ قائدین کرام کوشش فرمادیں کہ اس ماہ کے دوران یہ کتاب سب خدام کے زیر مطالعہ آجائے یہ کتاب شعبہ تعلیم مرکزیہ بحساب ۷۵ پیسے فی کتاب بذریعہ وی پی قائدین کی اطلاع پر بھجوا سکتا ہے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی اول

اراکین انصار اللہ کے لئے سال رواں کا پہلا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۹؍ مارچ کو منعقد ہوگا۔ اس امتحان کے لئے مندرجہ ذیل نصاب مقرر ہے۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۴ ربع اول
۲۔ رسالہ "تجلیات الٰہیہ"
۳۔ غلبۂ اسلام سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین الہامات۔

نوٹ: رسالہ "تجلیات الٰہیہ" الشرکۃ الاسلامیہ سے پچاس پیسے میں مل سکتا ہے

حسب فیصلہ شوریٰ ناظمین اعلیٰ، ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ اور زعماء کی شرکت اس امتحان میں لازمی ہے۔

تمام زعماء، زعماء اعلیٰ اور ناظمین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں اراکین کو اس امتحان کے لئے تیاری کرائیں اور کوشش فرمائیں کہ سو فی صد اراکین اس میں شریک ہوں معیار دوم کے لئے یہی نصاب ہوگا۔ البتہ امتحان زبانی لیا جائے گا اور ترجمہ کی بجائے ناظرہ قرآن کریم کے ایک حصہ کا ہوگا۔

(قائد تعلیم)

دعائے مغفرت ۔ میرے والد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب سابق ہیڈ ماسٹر بدوملہی چند دن بیمار رہ کر اچانک ۱۲؍جنوری ۱۹۷۳ء جمعۃ المبارک کی شام کو اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔ (احسان الٰہی محلہ دار العلوم شرقی ربوہ)

اعلان دار القضاء

محترمہ [illegible] بی بی صاحبہ محلہ دار الصدر ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند میاں مبارک احمد صاحب زرگر وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۵۷۹۴/۱۶۵-۱۰۲ میں اس وقت مبلغ ایک ہزار روپیہ بقایا موجود ہے۔ مرحوم کی اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میاں مبارک احمد صاحب زرگر موصی تھے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ مرحوم کی ذاتی امانت مبلغ ۱۰۰۰/- روپے میں سے حصہ جائیداد ادا کرنے کے بعد بقیہ رقم مجھے ادا کی جائے۔ محترم میاں مبارک احمد صاحب زرگر کے لڑکے محمد امین صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مرحوم کے ذمہ [illegible] سونا واجب الادا بنتا ہے جس کی قیمت مبلغ ۳۲۰/۶۲ روپے بنتی ہے

لہٰذا والد صاحب مرحوم کا حصہ جائیداد ادا کرنے سے پہلے مبلغ ۳۲۰/۶۲ روپے مکرم ولایت خان صاحب ریحان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چھنی ناجہ کو ادا کئے جائیں تا رقم مذکورہ بالا ان لوگوں کو ادا کی جائے جن سے والد صاحب مرحوم نے سونا لیا ہوا تھا۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

درخواست دعا

مکرم افضال ربانی صاحب ابن برکت ربانی صاحب کو ایک حادثہ میں سر پر چوٹ آئی ہے احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں

(عبد المنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ گجرات)

میرے نانا جان میاں امان اللہ خان صاحب آف کراچی پر فالج کا دوبارہ حملہ ہوا ہے زبان اور بازو پر اثر ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمادے آمین ([illegible]) (انگلستان)

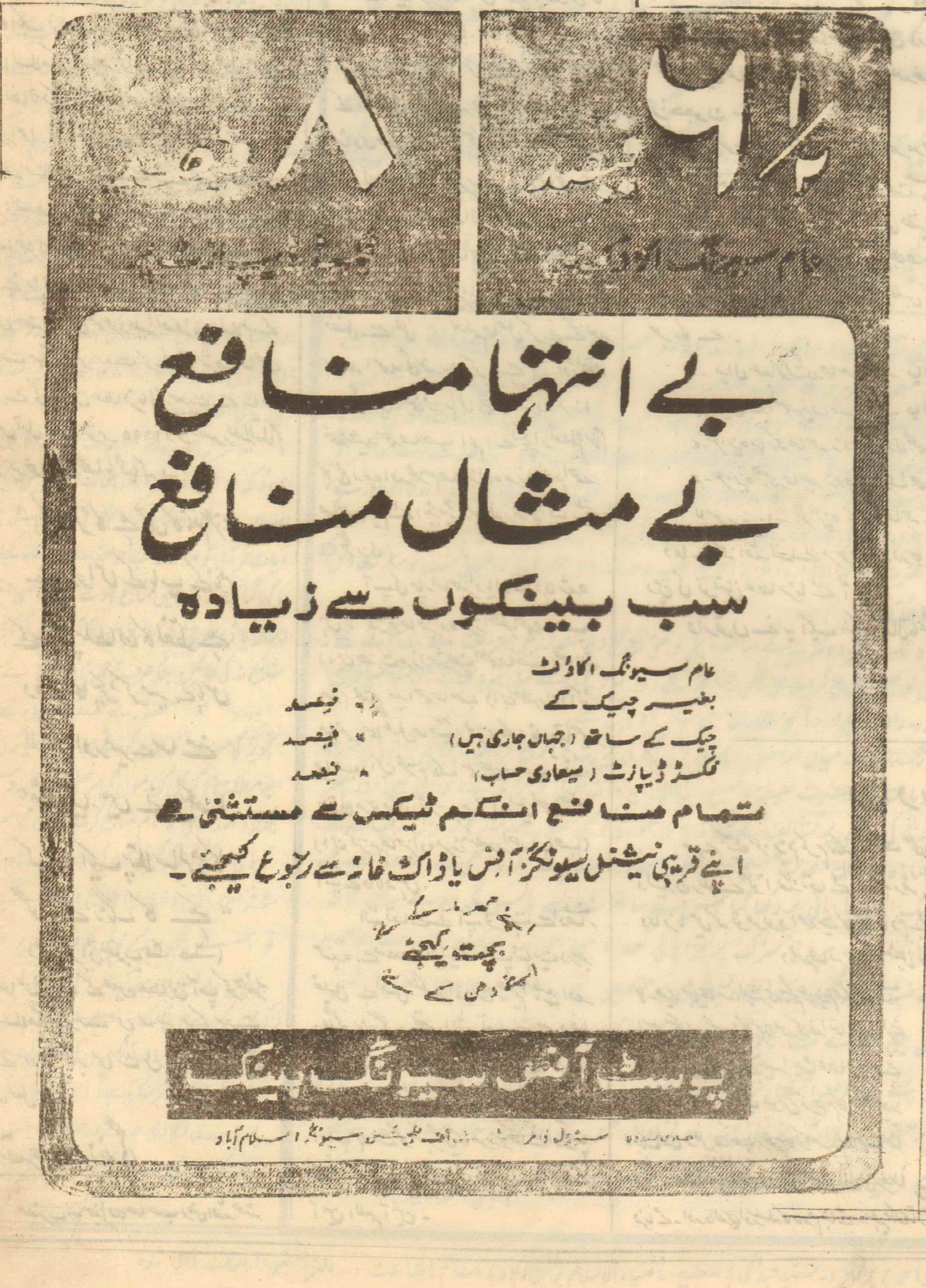

ھوالشافی

انوار کو اپنے اور اہل و عیال کے دانتوں کا معائنہ کریں،

مسوڑھے خراب ہوں تو اینٹی پائیوریا ۱۰/-
دانتوں کی جڑوں میں نقص ہو تو اینٹی کیریز ۱۰/-
بچوں کے لئے اینٹی کیریز فار بے بیز ۵/-
اور دانت درد کے لئے ٹوتھ کیور ۲/-
دانتوں کی صحت کے بارہ میں رسالہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۶

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی نماز جنازہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

اور پھر اعلان فرمایا کہ چونکہ حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند اکبر صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی آمد کا انتظار ہے لہذا تدفین کل عمل میں آئے گی۔ چنانچہ جنازہ واپس حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی کوٹھی میں لے جایا گیا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کا وجود اللہ تعالیٰ کا ایک نشان تھا

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کا وجود باوجود اپنے نہایت اعلیٰ اوصاف اور اہم دینی خدمات کے علاوہ اس لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نشان تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بذریعہ خواب آپ کے قبول احمدیت کا نظارہ دکھایا گیا تھا جو کہ حیرت انگیز رنگ میں پورا ہوا۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے آپ حضور علیہ السلام کے سب سے بڑے پوتے اور حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے والد بزرگوار سے پہلے یعنی مارچ ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ بیعت سے سات برس قبل ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو حضور علیہ السلام کو یہ خواب دکھایا گیا کہ:۔

"ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے"

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴ صفحہ ۶)

سو اس خواب کے عین مطابق آپ کو حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کرنے اور صحابہ میں شامل ہونے کا خصوصی فخر حاصل ہوا۔

مختصر حالات زندگی

حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ ۳ اکتوبر ۱۸۹۰ء کو پیدا ہوئے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ابتدائی تعلیم پانے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے علی گڑھ تشریف لے گئے۔ آپ لمبے عرصہ تک ایک مخلص فرض شناس اور دیانتدار افسر کی حیثیت سے سرکاری ملازمت میں رہے اور بالآخر ۱۹۴۵ء میں اے ڈی ایم کے اعلیٰ عہدہ سے ریٹائر ہوئے اس کے بعد بقیہ ساری زندگی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کے لئے وقف رکھی قیام پاکستان اور ہجرت کے بعد ۱۶ جولائی ۱۹۴۹ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کو صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا۔ اس عہدہ پر آپ ۳۱ اپریل ۱۹۷۱ء تک فائز رہے۔ پہلی بیوی کے انتقال کے بعد مارچ ۱۹۳۰ء میں آپ کی شادی حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ جن کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے پانچ صاحبزادیاں اور دو صاحبزادے عطا فرمائے آپ کے دونوں صاحبزادے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد سلسلہ احمدیہ کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور واقف زندگی ہیں۔ یعنی محترم الحاج صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)

آپ کی چار صاحبزادیاں شادی شدہ ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب (ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ) محترم سید احمد صاحب (ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ) محترم ملک فاروق احمد صاحب (ابن محترم ملک عمر علی صاحب آف ملتان مرحوم) اور محترم مرزا ادریس احمد صاحب (ابن محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب) آپ کے داماد ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سے اوصاف حمیدہ سے متصف فرمایا تھا۔ آپ نہایت درجہ خلیق بے نفس منکسر المزاج حلیم الطبع اور دعاگو بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو اور جملہ احباب جماعت کو صبر جمیل کا نمونہ دکھانے اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین اللھم آمین۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

اس سال نو لاکھ روپیہ جمع کرنا ہے۔

احباب کے علم کے لئے شروع سال میں ہی یہ بات بتا دینی ضروری ہے کہ اس سال پاکستان کی جماعتوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں نو لاکھ روپے کی رقم جمع کرنی ہے۔ یہ کام صرف اس صورت میں بخیر و خوبی پایہ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے کہ ابھی سے پوری سرگرمی سے وصولیوں کا کام شروع کر دیا جائے۔ مخلص وعدہ کنندگان خود بھی فکر مند رہیں کہ انہوں نے اپنے وعدوں کی سو فیصد ادائیگی کرنی ہے۔ مگر عہدیداران بھی تیز چلنے کی بجائے ابھی دوڑنا شروع کر دیں تیز چلنے کے مبارک ثمرات آپ مشاہدہ کر چکے ہیں اب دوڑ کر اس کے نتائج بھی دیکھئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ایک قابل تقلید نیک مثال!

محترم عبدالغنی صاحب سابق درویش قادیان حال ریل بازار گوجرانوالہ جو مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر کے خسر تھے مورخہ ۱۴ر جنوری ۱۹۷۳ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے اور موصی بھی۔ اگلے دن ان کے بچے ان کی میت ربوہ لائے اور بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ مرحوم اپنی جائداد کا حصہ اپنی زندگی میں ادا کر گئے تھے۔ اور حصہ آمد کا حساب بھی صاف تھا تاہم ان کے مندرجہ ذیل ورثاء نے مزید مبلغ دس ہزار روپے کا چیک خاکسار (صدر مجلس کارپرداز) کے حوالہ کیا جو داخل خزانہ ہو چکا ہے۔

۱۔ میاں عبدالرشید صاحب ۲۔ میاں عبدالمجید صاحب ۳۔ میاں عبدالحمید صاحب
۴۔ میاں عبدالسمیع صاحب ۵۔ میاں عبدالباسط صاحب ۶۔ عزیزہ سکینہ بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم
۷۔ عزیزہ مبارکہ صاحبہ زوجہ مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ
۸۔ عزیزہ صبیحہ صاحبہ زوجہ مبارک احمد صاحب لاہور۔ ۹۔ عزیزہ رضیہ صاحبہ زوجہ محمود احمد صاحب لاہور۔ ۱۰۔ عزیزہ ناصرہ صاحبہ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ورثاء کو بہتر رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وارثوں نے یہ ایک نیک مثال قائم کی ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء

ابو العطاء
صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ

ولادت

میرے بھتیجے عزیزم مکرم ملک رحمت علی خان صاحب انسپکٹر آف ورکس راولپنڈی پاکستان ویسٹرن ریلوے کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۵ جنوری ۷۳ء کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے دوست دعا فرمائیں کہ نومولود احمدیت کا سچا خادم ہو اور والدین کے لئے باعث رحمت ہو۔

(ظہیر عالم خان اسسٹنٹ ماسٹر محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

۲۔ میری بھتیجی امتہ البشریٰ بیگم عزیزم عبدالشکور صاحب اسلم لیکچرار انجینئرنگ کالج لاہور کو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جو مکرم خدا بخش صاحب مومن مرحوم کا پوتا اور ملک رحمت علی صاحب مرحوم کا نواسہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک دیندار صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور والدین اور سلسلہ کا خادم بنائے۔ (اہلیہ ملک ممتاز علی مرحوم)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳